گوشہ تعارف و تبصرہ کتب

کتاب کا نام : چالیس آسان اسباق
مصنف : علامہ فروغ احمدؒ
ناشر : ادارہ شرقیہ پاکستان ۸ ـ ۷ اسٹریٹ ۲۳ رمنا ایف۔
ٹین ٹو اسلام آبادی ۱۹۹۹ء چار جلدیں

تاسیس ملت کی ابتدائی دور ہی سے اہل اسلام نے عربی زبان کے ساتھ از حد اعتنا رکھا اور تاریخ کو کوئی دور بھی اس کی نشر و اشاعت کے ہنگاموں سے خالی نظر نہیں آتا عجمی اقوام بھی جو حلقہ بگوش اسلام ہوئیں وہ بھی عربی تہذیب و ثقافت کو قبول کرتی چلی گئیں۔ اہل اسلام نے جن دریا و بلاد کو زیر نگیں کیا وہاں عربی زبان کے جھنڈے گاڑتے چلے گئے۔ اب دیگر الہامی کتابوں کی زبانوں کی بارے میں بھی غور فرمائیں کہ ان کا کیا حشر ہوا۔ ان میں سے بیشتر صفحہ ارضی سے مٹ چکے ہیں اور ان کا کہیں نشان و وجود تک نظر نہیں آتا آریہ کی الہامی زبان سنسکرت کہاں چلی گئی؟ یہودیوں کی مقدس زبان عبرانی کا کیا انجام ہوا؟ عیسائیوں کی لاطینی زبان کہاں دفن ہوگی؟ مجوسیوں کی ژندی، فراعنہ مصر کی قبطی، بابل کی آشوری اور تمام سریانی زبانیں آج کہاں ہیں؟ ہومر کی یونانی زبان کہاں گئی؟ یہ تمام زبانیں عظیم الشان تہذیبوں، مذہبوں اور با اقتدار وسیع الحدود حکومتوں کی زبانیں تھیں۔ مشہور ادیبوں اور شعراء کے اظہار خیال کا ذریعہ تھیں اور ان میں دنیا کے مختلف مما لک کی شاہکار کتابیں تصنیف ہوئے ہیں۔ مگر آج ''ورق بر ورق باد بر باد داد''

لیکن یہ زبان زندہ جس میں آج سے چودہ سو سال پہلے قرآن کریم نازل ہوا تھا۔ اس میں فرسودگی اور قدامت کی کوئی علامت نہیں پائی جاتی ہے۔

قرآن حکیم مجموعی طور نازل نہیں ہوا۔ نہ ہی اس صورت میں نازل ہوا ہے جس طرح مصاحف کی شکل میں ہمارے پاس موجود ہیں بلکہ اس کے نزول کی کیفیت اس کی ترتیب وجمع کی کیفیت سے بالکل مختلف ہے۔ جس کے پیش نظر ضروری ہے کہ قرآن حکیم کی تدریس، تفہیم، تلقین، تبیین، توضیح

اور تفسیر میں قرآن حکیم کے اس طریقہ کو پیش نظر رکھیں، جس کی وضاحت خود اس کتاب میں موجود ہے۔ اس کو سمجھنے کیلئے ''ترتیلی'' طریقہ اپنائیں۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سکھانے کیلئے خود اختیار فرمایا تھا۔ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے متبعین کو ۲۳ سال تک جس انداز میں کتاب اللہ کی تعلیم دی تھی

اس الہامی حقیقت کے پیش نظر علامہ فروغ احمدؒ صاحب پچھلی نصف صدی سے قرآن حکیم عربی زبان میں سکھانے کیلئے تعلیمی، تحقیقی، تربیتی، اور تدریسی طور پر جدوجہد کر رہے ہیں آپ نے اس مقصد کیلئے اپنی زندگی وقف کر رکھی ہے اور اپنی طویل تحقیق کے بعد قرآن کریم کو عربی الفاظ وکلمات اس کے مفاہیم ومعانی طریقہ، ہائے استعمال اور اس کی صرف ونحو کو چالیس آسان سہل الحصول اور مختصر اسباق میں سمو دیا ہے ان اسباق کو مختلف اذہان، استعداد، اور ماحول کے لحاظ سے مختلف صورتوں میں کئی بار شائع کیا جا چکا ہے سرکاری اور غیر سرکاری اداروں میں افادیت کے متعدد تجربات کے بعد انہیں ملک بھر کے اسکولوں اور کالجوں میں متعارف کرایا جا چکا ہے لاکھوں کی تعداد میں طلباء اساتذۃ ملازمین اور کاروباری حضرات ان اسباق سے مستفید اور متمتع ہو چکے ہیں اور ہو رہے ہیں تجزیہ اور تجربہ نے ثابت کر دیا ہے کہ قرآنی عربی سکھانے کے چالیس اسباق کے ذریعہ قرآن حکیم کے سمجھنے میں انشاء اللہ کسی قسم کی دشواری باقی نہیں رہتی بلکہ اس عربی مبین کے فیضان کی وجہ سے تمام ممالک میں رائج عربی زبان پر عبور حاصل ہو سکتا ہے کیونکہ عربی زبان کی اصل روح اور اس کے تمام الفاظ وکلمات کا جامع انتخاب قرآن حکیم ہی ہے جو پورے چودہ سو سال سے پوری لسانی عربی کے سرمایہ لغت وادب پر مکمل طور پر چھایا ہوا ہے لہٰذا آج بھی عربی بان کے ادباء، فضلاء اور مقرر اپنی لسان وبیان میں فصاحت وبلاغت اور جوش وولولہ پیدا کرنے کیلئے قرآن حکیم ہی کا سہارا لیتے ہیں

ربی دنیا کی واحد وسیع وجامع زبان ہے جس مین پانچ کروڑ چھ لاکھ مادے (الفاظ) استعمال دیئے ہیں۔ جبکہ انگلش کی سب سے بڑی ڈکشنری جو آکسفورڈ کے نام سے جانی اور پہچانی جاتی ہے اسمیں ایک لاکھ سے بھی کم الفاظ موجود ہیں عربی زبان نے دنیا کو چھ سو تصورات دیئے ہیں جبکہ انگلش میں صرف ایک صد تصورات پائے جاتے ہیں

ملک کے مایہ ناز ماہر تعلیم اور قرآن حکیم کے لسانی اور بیانی علوم کے اسکالر جناب علامہ فروغ احمدؒ نے قرآنی عربی کو آسان اور نہایت ہی سہل انداز سے سکھانے کیلئے ایک ایسا طریقہ تدریس ایجاد کیا ہے جس سے اسکول اور کالجوں کے طلباء دوسرے مضامین کے ساتھ ساتھ قرآن حکیم کو ناظرہ اور سمجھ کر پڑھنے کی صلاحیت پیدا کرنے کے بعد انوار قرآن سے بجا طور پر مستفید ہو سکتے ہیں

ان تمام حقائق کے پیش نظر علامہ فروغ احمدؒ نے ابتدائی درجہ سے لیکر سیکنڈری کی سطح تک قرآنی نصابات تیار کئے ہیں۔ ہفتہ میں صرف دو پیریڈ اس کے مختص کر دینے سے مڈل تک یا زیادہ سے زیادہ میٹرک تک کا طالب علم قرآنی زبان سمجھنے کی صلاحیت پیدا کر سکتا ہے۔ اس طرز تدریس کو ملک و بیرونی ممالک سے ماہرین تعلیم اساتذہ و طلباء نے بہت سراہا ہے اور اپنے محققین اور فضلاء عربی کے گراں قدر افکار و آراء اور مشوروں سے بھی نوازا ہے لہٰذا افادہ عام کیلئے اسباق کا یہ جدید ایڈیشن چند اضافوں کے ساتھ شائع کیا گیا ہے۔

چالیس اسباق کا بنیادی خاکہ: قرآن حکیم میں سولہ سو کے قریب مادے ہیں جو مختلف شکلوں اور صورتوں میں استعمال ہوتے ہیں۔ جن میں بارہ سو کے قریب مادے اردو میں متعارف ہیں۔ اور ان بارہ سو اور چار سو لفظوں کو سمجھنے کیلئے چالیس اصول بنائے گئے ہیں۔ ہر اصل پر مشتمل ایک سبق تیار کیا گیا ہے۔

یہ چالیس اسباق عام فہم، مختصر اور سادہ الفاظ میں ترتیب دیئے گئے ہیں، قواعد کی الجھنوں اور زبان کی باریکیوں سے بالاتر ہو کر الفاظ اور اعراب کی مختلف شکلیں اور صورتیں علامتوں کے ذریعے ذہن نشین کرائی جاتی ہیں۔

ان چالیس اسباق کو قبل ازیں حکومت نے تعلیمی اداروں کے علاوہ مختلف سرکاری اداروں، لوکل کونسلوں، سماجی بہبود کے مراکز، پولیس، افواج پاکستان، سول ڈیفنس، اور جیل خانہ جات اور ان اداروں کی تربیت گاہوں میں جاری کرنے کے احکامات نافذ کئے گئے تھے اور ادارہ شرقیہ پاکستان اسلام آباد نے اپنے طریقہ کار اور اپنے اخراجات پر ان میں سے کئی ایک مقامات پر ان اسباق کی تدریس کا بھی انتظام کیا ہے۔ جہاں ہزاروں کی تعداد میں نوجوان مرد اور خواتین تربیت حاصل کر چکے ہیں۔ اور ان تربیت یافتہ افراد کی وساطت سے ملک کے مختلف اسکولوں اور کالجوں

کے طلباء کو کثیر تعداد میں ان آسان اسباق کے ذریعہ قرآن حکیم اور عربی زبان سکھانے کا پروگرام مرتب کیا گیا ہے جس کی تفصیل علیحدہ موجود ہے۔

ان اسباق کو پانچ صورتوں میں تیار کیا گیا ہے۔

(۱) مختصر اور سادہ: معمولی تعلیمی یافتہ افراد، یا بہت مصروف اشخاص جو صرف قرآن حکیم کی عبارتوں کے سمجھنے کے خواہش مند ہیں کیلئے مختصر اور سادہ انداز میں یہ اسباق مرتب کئے گئے ہیں۔ الفاظ اور ان کی شکل وصورت اور علامتوں کے ذریعہ ان کی تفہیم پر اکتفا کیا جاتا ہے قواعد یا لغت کی تفصیل سے اجتناب کیا جاتا ہے۔

(۲) متوسط: چالیس اسباق کی دوسری صورت: اس میں اسباق اور الفاظ کو سمجھنے کیلئے چند ایک ضروری قواعد و الفاظ کی ضروری تفصیلات اور قرآنی عربی سکھانے کیلئے مواد مہیا کیا جاتا ہے۔

(۳) جامع اسباق: چالیس اسباق کی یہ مکمل اور جامع صورت ہے۔ اس میں صرف ونحو کے قواعد، کلمات کے مادّے، اشتقاقات کلمات کے مختلف طبقات اور ان کی تشریحات، کلمات کا صحیح عربی مفہوم اور قرآنی عربی کی خصوصیات وامتیازات پر روشنی ڈالی جاتی ہے۔ اس ترتیب میں کوشش کی گئی ہے، کہ قرآنی طالب علم کو کسی قسم کی دقت پیش آئے تو اس کا حل موجود ہو۔

(٤) چوتھی ترتیب: عربی زبان کی تدریس بذریعہ قرآن حکیم: قرآن کے ذریعہ عربی سیکھنے والوں کیلئے ترتیب اسباق کی تیسری قسم کے تمام مواد کے علاوہ ان اسباق کو اس طرح مدون کیا گیا ہے کہ قرآن حکیم کی عربی مبین کی لسانی، معجزانہ اور باطنی فیوض کے ذریعہ طالب علم کو عربی زبان سکھایا جا سکے۔ اس ترتیب میں عربی کی تمام ضروریات قرآن حکیم کے ذریعہ پوری کی جاتی ہے۔

پڑھنا، لکھنا اور قوت بیان کیلئے ترجمہ متن، انشاء پردازی تمام نصابی اور تدریسی ضروریات کی تکمیل کرائی جاتی ہے۔ صرف جدید الفاظ اور چند ایک اصطلاحات اور دور حاضر کے لسانی تغیرات کیلئے ثانوی طور پر چند مزید کتابیں تیار کی گئی ہیں۔ جن کی تمام تر بنیاد قرآن حکیم پر ہے۔ اور تجربہ نے ثابت کر دیا ہے کہ قرآنی عربی کا یہ طالب علم عام ''عربی'' کے طالب علموں سے لسانی، بیانی اور